امام ابو حنیفہؒ کا مقام

حضرت امام رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں جن دو حکومتوں یعنی بنی امیہ اور بنی عباس کو پایا' ہر ایک سے آپ کی مخالفت ہوئی۔ بنی امیہ کے آخری گورنر عراق ابن ہبیرہ نے آپ کو جیل اور تازیانے کی سخت سے سخت سزائیں دیں' یہاں تک کہ آپ کے مشہور شاگرد رشید قاضی ابویوسف کا بیان ہے کہ ابن ہبیرہ نے آپ کے اتنے کوڑے لگوائے تھے کہ حتی قطع لحمہ (آپ کے جسم مبارک کا گوشت کٹ کٹ کر گر گیا)۔ اور اس پر تو تقریباً تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ تازیانوں کی مار کے بعد صبح کو جب جیل سے باہر نکالے گئے تو: آپ کا چہرۂ مبارک اور سرمار کی شدت سے سوج گیا تھا۔ اور عباسی حکومت سے تو آخر میں آپ کا اختلاف اس حد کو پہنچا کہ سب جانتے ہیں کہ اسی حکومت کے خلیفہ دوم ابو جعفر منصور کے حکم سے آپ کو تازیانے کی سزا دی گئی' ایک دن نہیں' بلکہ مسلسل ۱۰' ۱۲ دن تک سیکڑوں کوڑے لگائے گئے' پھر آپ کو دو ستونوں کے درمیان لٹکایا گیا' پھر آپ کو سربازار گشت کرایا گیا' مدتوں جیل میں رکھا گیا' بیچ بیچ میں پھر نکالا جاتا تھا اور تازیانے لگائے جاتے تھے' آخر میں منصور نے تھک کر آپ کو زہر پلوایا اور اسی زہر سے بالآخر آپ کی وفات ہوئی۔ یقیناً بہت زیادہ فکروغور' تلاش و تجسس کی ضرورت تھی کہ آخر جس شخص کی عظمت آج ہی نہیں بلکہ اپنے عہد میں بھی اس حد کو پہنچی ہوئی تھی کہ خود اسی ابو جعفر منصور کے چچا عبدالصمد بن علی نے بھرے دربار میں ابو جعفر منصور کے سامنے یہ شہادت ادا کی تھی:

> تم نے یہ آج کیا کیا؟ اپنے اوپر ایک لاکھ تلواریں تم نے کھچوا لیں۔ یہ عراق کا فقیہ ہے' یہ تمام اہل مشرق کا فقیہ ہے (جس کو تم نے پٹوایا ہے)۔

صرف عباسی عہد میں امام کی جلالت قدر کا یہ حال نہ تھا۔ بنی امیہ کے عہد میں امام صاحب جب کوفہ سے فرار ہو کر مکہ معظمہ تشریف لے گئے ---- تو دیکھنے والوں نے آپ کو اسلامی دنیا کے اس مرکز میں اس شان میں دیکھا تھا' مشہور محدث جلیل عبداللہ بن المبارک کا بیان ہے:

> میں نے مسجد حرام میں ابو حنیفہؒ کو دیکھا کہ مشرق و مغرب کے لوگوں کو فتوے بتا رہے ہیں' اور بڑے بڑے لوگ اس وقت معمولی آدمیوں کی طرح سامنے موجود رہتے تھے۔ بڑوں سے مراد بڑے بڑے فقہا اور برگزیدہ لوگ ہیں۔

(''امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی''' مولانا سید مناظر احسن گیلانی' ترجمان القرآن' جلد ۱۶' عدد ۳-۴' ربیع الاول و ربیع الآخر ۱۳۵۹ھ' مئی و جون ۱۹۴۱ء' ص ۱۹۱-۱۹۲)۔